خدا کے گھر کی حفاظت

جو انسان نے خرابی میں پایا اور ان میں مطلق فرق نہیں ہے

آپ انسانی گھروں کی تعمیر اور مرمت میں بیحد روز و شب پریشان و سرگرداں رہتے ہو۔ آرائش و پیرائش کے سامان بہم پہنچاتے ہو۔ بنیاد میں پتھر ڈلواتے ہو۔ چھتوں پر بڑے بڑے شہتیر رکھتے ہو۔ استواری اور استحکام کے لئے پیلپائے اور ستون بنواتے ہو۔ مگر یہ تو کہو جسم کا جو خدا کا گھر ہے آپ کو کس قدر فکر ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا ہے

یہ انسان صنعت قدرت کا اک صندوق سربستہ ہے ولیکن یہ نہیں کھلتا کہ انہیں بولنا کیا ہے؟

آپ کا جسم کلوں کا مخزن ہے۔ یہاں ہر ایک کل علیحدہ علیحدہ کام میں لگی ہوئی ہے۔ کہیں کھانا معدے میں جا رہا ہے۔ کہیں خون سے فضلہ علیحدہ ہو رہا ہے۔ کہیں دل گھڑی کے پنڈولم کی طرح ہل رہا ہے۔ اور کہیں دماغ تمام اعضائے جسم پر حکمرانی کر رہا ہے۔ اس کارخانہ کا انتظام کچھ اس قسم کا ہے کہ اگر ایک کل بھی بیکار ہو جاوے تو یہ گھر گر پڑتا ہے۔ اس لئے

دانا لوگ جو عقل اور شعور رکھتے ہیں جس طرح انسانی گھروں کی حفاظت کرتے ہیں

دیواروں کو دیمک سے محفوظ رکھتے ہیں۔ چھتوں پر پلستر کراتے رہتے ہیں۔ اسی طرح خدا کے گھر کو بھی وبائی بیماریوں سے جو زلزلے اور آگ کا حکم رکھتے ہیں بچانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بڑے بڑے کارخانوں میں ہر وقت ہمہ وجوہ تیار ......

آتش زنی سے بچنے کے لئے واٹر پمپ اور پانی سے بھرے ہوئے گھڑے موجود رکھتے ہیں

خدا کے گھر کی حفاظت کے لئے اور ان عوارضات سے بچانے کے لئے آپ کو ہر وقت مستعد اور تیار رہنا چاہئے۔ یقین جانئے کہ

اسی طرح طاعون نابکار بھی خوفناک آگ ہے

ہاں خوفناک آگ ہے جس طرح کارخانوں میں آگ لگنے کا سامان موجود ہے اسی طرح جسم میں وبائی امراض پیدا کرنے کی اشیاء ہر دم نمودار ہو سکتی ہیں۔ پس لازم ہے کہ آپ ہر وقت باسر و سامان رہیں

آتش طاعون کو بجھانے کے لئے تریاق طاعون

ایجاد کیا ہے۔ اگر وہ آپ کے گھر میں (جو خدا نے آپ کو عطا کیا ہے) موجود ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس خوفناک آگ کو بجھانے کا ذریعہ آپ کے پاس ہے۔ ہزارہا سرٹیفکٹ کتاب منگوا کر دیکھو ہزاروں شیشیاں ہر مہینے باہر جاتی ہیں۔ ضرورتاً بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ اس سے ضعف دل کی جگہ تقویت دل حاصل ہوتی ہے۔ ضد طاعونی بخار اس سے رک جاتے ہیں۔ اور مریضان طاعون شفا پاتے ہیں + بجز بیچنے۔ مسکینوں۔ عاجزوں۔ درماندوں اور مفلسوں کو للہ اور فی سبیل اللہ مفت اور اہل استطاعت اور دنیا دار لوگوں سے اصلی لاگت یعنی فی شیشی ایک روپیہ (عہ)۔ ۲ شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ)۔ ۵ شیشی (صہ)۔ درجن شیشی آٹھ روپے (عہ) محصولڈاک بذمہ طلبگار مگر پیشگی آنا چاہئے +

زبدۃ الحکماء حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی ایڈیٹر حافظ صحت موچی دروازہ لاہور سے طلب کرو

بیشمار خواندہ لوگوں کے نام مع مکمل پتہ کے ہمارے پاس روانہ کرے تو ایسے مقامات کے لوگوں کو خبر دی جاوے کہ اس وبائی مرض کی بہتر دوائی اور بہترین الاثر مہر کارخانہ سے مل سکتی ہے اور ایسے لوگوں کو جو انعام ...

۵ - کتابیں مفت جو اپنا نام پورا پتہ خوشخط لکھے +

مطبوعہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ یوم جمعہ نمبر ۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحق دہلی

حقیقت اسلام

از مسیح موعود علیہ السلام

لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں۔ جو بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جاوے یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں۔ یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں۔ اور یا یہ کہ کسی بحث کو چھوڑ دیں۔ اور اصطلاحی معنے **اسلام** کے وہ ہیں جنکا اشارہ اس آیت کریمہ میں ہے۔ کہ

بلیٰ من اسلم وجہہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیہم ولا ھم یحزنون۔

یعنی مسلمان وہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو **سونپ** دیوے اپنی تمام طاقتیں خدا کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

اعتقادی طور پر اسطرح کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے۔ جو خداوند تعالیٰ کی شناخت اور اس کی طاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لیئے بنائی گئی ہو اور **عملی** طور پر اسطرح کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق اور شوق و حضور دل سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبودِ حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔

پھر بقیہ ترجمہ آیت کا یہ ہے۔ کہ جس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو۔ اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اس سے صادر ہوں۔ تو وہی شخص عند اللہ مستحق اجر ہے۔ اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں۔ کیونکہ جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر ایمان لاکر اس سے موافقت تامہ ہو گئی۔ اور اس کا ارادہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہمرنگ ہو گیا۔ اور تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر گئی۔ اور جمیع اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ لذت اور حظ کی کشش سے صادر ہونے لگے۔ تو یہی وہ کیفیت ہے۔ جس کو فلاح اور نجات اور رستگاری سے موسوم کرنا چاہیئے اور عالم آخرت میں جو کچھ نجات کے متعلق مشہود و محسوس ہوگا وہ درحقیقت اسی کیفیت راسخہ کے اظلال و آثار ہیں جو اُس جہان میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائے گی۔ مراد یہ کہ بہشتی زندگی اسی جہان سے شروع ہو جاتی ہے اور جہنمی عذاب کی جڑھ بھی اسی جہان کی گندی اور کورانہ زیست ہے۔

اب آیات بالا پر ایک نظر غور ڈالنے سے ہر ایک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس کا وجود معہ اپنی تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لیئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں۔ پھر اسی معطی کو واپس دیجائیں۔ مگر نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے یعنی شخص مدعی اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور فہم اور اس کا غضب اور رحم اور اس کا علم اور حلم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور اس کا سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے۔ یہانتک کہ اس کی خواہشات اور دل کے خطرات اور نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں۔ کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس کے اپنے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے۔ کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے۔ کہ جو کچھ اس کا ہے وہ سب خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضا اور قویٰ الہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں۔ کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔ بس یہ ہے اسلام کی نہایت ہی مختصر حقیقت۔ خدا ہمکو اس کا مصداق بنا کر سچا مسلمان بناوے۔ ورنہ محض **مسلمان** نام رکھنے سے کوئی شخص حقیقی مسلمان نہیں بن سکتا جیسے کہ پنجاب میں نائی کو راجہ اور سقہ کو بہشتی کہتے ہیں تو

کیا یہ نام رکھ لینے سے نانی حقیقی راجہ اور سقہ سچا بہشتی ہو جائیگا؟ ہرگز نہین۔ یہی حال ہے اس شخص کا جو صرف نام کا "مسلمان" ہے۔ اور محض نام پر فخر کرتا ہے۔ مگر اپنے وجود مین کوئی حقیقت اسلام کی نہین دکھا سکتا ربنا لا تجعلنا منہم۔ آمین۔

اہل حدیث مین تثلیث!

ابھی ایک مہینہ ہوا۔ کہ اہلحدیث کے ایڈیٹر صاحب نے ۸ مارچ کے اہل حدیث مین ایک بے جوڑ عنوان "قادیان مین تثلیث" کا لکھکر اپنی جودت طبع دکھائی تہی۔ اس مین آپ نے لکھا کیا تہا؟ یہ کہ قادیانی مشن مین تین خلیفے ہو گئے ہین۔ جس سے قادیانیون کا دعوے یکتائی باطل ہو گیا اصل الفاظ آپ کے یہ ہین۔

قادیانی مشن کو ناز تہا۔ کہ ہم مین یکتائی ہے۔ ہمارا امام ہی ہمارے سچائی کی دلیل ہے۔ خدا کی شان جہان اور دلائل اس مشن کی اپنی قوت مین مضبوط نہتین اس دلیل کو بہی خدا نے ویسی ہی قوت بخشی (یعنی یہ دلیل باطل نکلی)

ماشاء اللہ جیسا اس مضمون کا آپ نے عنوان غلط اور مہمل رکھا تہا خدا کی شان مضمون اس سے بہی اغلط ثابت ہوا۔ اگرچہ آجتک کسی احمدی کی تحریر یا تقریر مین یہ دیکہا سنا نہین گیا۔ کہ صرف امام کے وجود کو ہی اپنی صداقت کی دلیل گردانا ہو۔ یہ محض ایجاد بندہ ہے جو طبیعت کی مجبوری پر دال ہے لیکن ہم بطور تنزل اس کو مان کر بہی عرض کرتے ہین۔ کہ کیا کسی جماعت کے کسی فرد کا مرتد ہو جانا یا کوئی دعوے بے دلیل دیوانگی سے کر دینا اس جماعت یا مشن کے تکذیب کی دلیل ہو سکتا ہے؟ اگر ہو سکتا ہے۔ تو ادہر سے لیجئے اور سنئے۔ اول خداوند جل شانہ کا دعوے یکتائی مسلمہ ثنائی ہے کہ وہ واحد اور لاشریک ہے اور تمام آدمزاد اس کی مخلوق لیکن فرعون وغیرہ مدعیان خدائی کا دعوے بہ جب آپ کے اصول بالا کے خدائی یکتائی پر اثر انداز ہوگا اور سنیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوے رسالت اور صحابہ رضوان اللہ کا آپ پر ایمان لانے سے جو یکجہتی حاصل ہوئی تہی۔ اس پر بجا ناز فرمانا اور اپنی یکتائی پر فخر کرنا۔ کہ ہمارا رسول ہے۔ آپ سے مخفی نہ ہوگا۔ لیکن مسیلمہ کذاب کا دعوے رسالت آپ کے مندرجہ صدر اصول پر اس یکتائی کو باطل کرنیوالا ٹہرتا ہے۔ اور سنیئے سقیفہ بنی ساعدہ مین انصار کا الگ اور مہاجرین کا الگ دعوی خلافت ہونا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ کا قضیہ اگر آپ کے اصول پر جانچا جائے تو خلافت صدیقی وعلوی کی فکر فرمایئے۔

مولوی جی! فہم و فراست اور نکتہ آوری تو چشم بد دور آپ پر ختم ہے جو باریک بینی اور خوردہ گیری جناب والا کو آتی ہے بفیب دشمنان آپ کا ہی حصہ ہے۔ کیسے بے مثل اعلے پایہ کے لیڈر سے آپنے ۸ مارچ کا اہلحدیث شروع فرمایا ہے آپ کے ناظرین اس کو پڑہ کر تو خوب محظوظ و مسرور ہوئے ہونگے۔ کہ لو صاحب فاضل امرتسری نے قادیان مین تثلیث ثابت کر دی کسطرح کر دی؟ اجی جناب ایسی پتہ کی کہی ہے۔ کہ قادیانی دو مجدد ہو جاوین۔ مولوی صاحب نے ارقام فرمایا ہے۔ کہ "قادیانی مشن مین موجودہ خلافت ہی مین ایک دوسرا اور تیسرا خلیفہ پیدا ہو گیا" جس سے تثلیث ثابت ہے۔ تعجب کے ساتھ افسوس ہے۔ کہ اس بے نتیجہ مضمون سے بجز اخبار کے نصف صفحہ کو سیاہ کرنے کے حاصل کیا تہا؟ یہی۔ کہ فاضل امرتسری محض اخبار کا پیٹ بہرنا چاہتے ہین اور مفید علمی یا عقلی دلائل و مضامین سے دفتر عالی خالی ہے

ناظرین آپ نے "قادیان مین تثلیث کا دعوے اور اس کے دلائل تو سن لیئے۔ اب یہ سنیئے کہ خدا نے ایسا غلط اور لایعنی مضمون امرتسری مکذب سے کیون لکہوایا؟ ہمارے خیال مین تو یہ آیا ہے۔ کہ صرف آپ کو ندامت دلانے کے لیئے قضاء و قدر نے یہ تثلیث آپ سے لکہوا دی۔ تا کہ انی مهین من اراد اهانتك کی تصدیق آپ کے وجود نامسعود سے اہل حق کو مل جائے اور وہ اسطرح۔ کہ قادیان کو تثلیث سے اسیقدر دشمنی ہے۔ جسقدر صحابہ رض کو شرک سے اور قادیان کے ساتھ لفظ تثلیث کا کوئی جوڑ ہی نہین۔ بلکہ اہلحدیث کے ساتھ تو تثلیث کا فقرہ نہایت موزون ہے سو خدائے حق بحقدار رسید کے مطابق امرتسری کی قلم سے ہی اقرار کرا لیا کہ تثلیث کس مین ہے۔ امرتسری ایڈیٹر نے اپنا تازہ سفرنامہ اسلام پور خلاقہ کشمیر کیطرف کا۔ ۵ اپریل کے اہل حدیث مین شایع کیا ہے۔ اس مین بے ضرورت اور بے محل خدا نے اس کی قلم سے اقرار کرا دیا۔ کہ اہلحدیث مین جو عیسائیون سے بڑہ کر قابل شکست تثلیث ہے۔ چنانچہ اپنے سفر کا حال لکہتا لکہتا صفحہ ۱۱ کالم سوم مین وہ لکہتا ہے کہ

غیر مقلدین کی مضبوط تثلیث!

"ہمارے ملک مین ایک نئی تثلیث قائم ہوتی ہے۔ جو عیسائیون کی تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے" بلفظہ

اس تثلیث کے اقنوم آپ نے اپنے ذہن مبارک مین یہ قرار دیئے ہین۔ مولوی عبد الجبار غزنوی اقنوم اول۔ مولوی احمد اللہ امرتسری اقنوم ثانی مولوی محمد حسین بٹالوی اقنوم ثالث اخبار مذکور صفحہ ۱۲۔ مگر ہمارے خیال مین یہ تثلیث بہی غلط ہے صحیح اسطرح ہے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی اقنوم

اول اَبْ یعنی باپ عزنوی جرگہ اقنوم ثانی ابن یعنی بیٹا ثناء اللہ امرتسری اقنوم ثالث روح القدس یعنی ہوتا۔ یا اہلحدیث کی تثلیث یہ ہے۔ الدجال جس کے ساتھ خدائی طاقتیں ہونگی۔ المہدی جس کے سر پر بادل کا سایہ اور زمین کے خزانے وغیرہ ہونگے۔ اور المسیح جو وہی کام کرے گا۔ جو اکثر مہدی اور بعض دجال سے سرزد ہوں گے۔ اگر در خانہ کس است حرفی بس است یہ ہے مولوی جی اصل تثلیث جسکا اقرار آپ کی زبان و قلم سے ہو گیا ہے۔ نہ وہ جو قادیان میں آپ دیکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ثابت تو جب ہوتی جب احمدی بھی اس کو مان جاتے فتدبرو لاتکن من الضالین

ایاز قدر خود بشناس

محرر المنیر جھنگ کبھی کبھی مکذبین کی سنت پہ عمل کر کے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام پر استہزار کیا کرتے ہیں۔ اور اس استہزار میں یہ بھی نہیں دیکھتے کہ قرآن مجید اور سلسلہ انبیاء پر اس کا کیا اثر پہنچتا ہے بلکہ جو منہ میں آیا۔ اسکو زبان قلم سے فوراً ادا فرما دیتے ہیں۔ ہم نے پہلے تو یہ سمجھا تھا۔ کہ شاید نیک نیتی سے بغرض تحقیق المنیر میں ایسے مضامین نکلتے ہیں لیکن اب بخوبی ظاہر ہو گیا۔ کہ محض اسلام سے ناواقفیت اور قرآن مجید سے جہالت نے آپ کو مجبور کر رکھا ہے۔ کہ واہی تباہی اعتراض کر کے اپنے اسلام کا ثبوت پیش کرتے رہیں۔ چنانچہ المنیر کی تازہ اشاعت یکم اپریل میں بصفحہ ۵ ایک لمبا آرٹیکل زیر عنوان "ہمارے قیاسی الہام" لکھکر آپ نے ہمیں یہ موقعہ دیا ہے۔ کہ جناب ایڈیٹر صاحب موصوف کو ہم اسلام و قرآن سے ایسا ہی ناواقف خیال کریں جیسا کہ ایک غیر مسلم ناواقف کو آپ فرماتے ہیں۔ کہ پہلے تو ہم یہ سمجھا کرتے تھے کہ الہام انہی لوگوں کو ہوتا ہے۔ جو پیغمبر یا نبی ہوں۔ مگر اب یہ پتہ لگا ہے۔ کہ اگر کوئی بھی شخص تھوڑے سے غور و تدبر سے کام لے۔ تو الہام کا کام لے سکتا ہے" ناظرین! کیا یہ تحریر کسی ایسی قلم سے نکل سکتی ہے جسکا قلمران مدعی اسلام ہو؟ ہرگز نہیں کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالے نے فرمایا ہے۔ کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ یعنی مجاہدین پر ہم اپنے راستے کھول دیا کرتے ہیں اس آیت کی تفسیر ابھی ہم نہیں بیان کرتے صرف ایڈیٹر صاحب المنیر کو سُبلنا کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ سمجھیں علاوہ ازیں خود قرآن مجید میں الہام سے بڑھ کر غیر انبیاء کی طرف وحی کا ہونا موجود ہے ....

ایڈیٹر صاحب قرآن مجید کو کھول کر سورۂ مریم کا مطالعہ فرمائیں جس میں فرشتہ کا مریم صدیقہ کے پاس آنا۔ اور خدا کا پیغام پہنچانا درج ہے اور پھر اسی سورت کے دوسرے رکوع میں فناداھا من تحتھا الا تحزنی الآیۃ کو پڑھیں جسکا ترجمہ بھی نیچے لکھا ہوا دیکھ لیں۔ بعد ازاں سورۃ مائدہ کے رکوع ۱۵ میں ملاحظہ کریں۔ کہ اذا وحیت الی الحواریین۔ الآیۃ میں حواریوں پر وحی کا آنا ہی ظاہر ہے آگے سورۃ القصص کا رکوع اول ملاحظہ کریں جس واوحینا الی ام موسےٰ الآیۃ ہے ان سب کو باترجمہ پڑھ لینے کے بعد مطلع فرما دیں۔ کہ حواری اور مریم صدیقہ و والدہ ماجدہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کیا پیغمبر اور نبیہ تھیں۔ اگر نبیہ نہ تھیں تو مریمؑ کے پاس فرشتہ خدا کا پیغام لایا اور حواریوں و والدہ موسےٰ علیہ السلام کو وحی ہوئی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو آپ کا یہ سمجھنا کہ الہام پیغمبر یا نبی کو ہی ہوتا ہے کسقدر خلاف قرآن ہے۔ اب ذرا ایک حدیث بھی ملاحظہ فرمائیے۔ جو بخاری شریف میں ہے۔ اور حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بڑی طویل تقریر کی ہے امام موصوف فرماتے ہیں۔ کہ جس کو کوئی چیز بذریعہ الہام منکشف ہو۔ تو وہ عارف ہے۔ اور جس کو نہ ہو۔ وہ اس کے امکان پر ایمان رکھے کیونکہ اس پر شواہد شرعی اور تجربات اور حکایات سب گواہی دے رہے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا ہے میری امت میں بعض لوگ مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہونگے۔ اور عمر ابن خطاب ان میں سے ہے اور ملہم وہ شخص ہے۔ جس کے باطن میں علم روشن ہو الاخرۃ" غرض الہام کا ہونا امت محمدیہ کے لئے ایسا متفقہ مسئلہ ہے کہ جس سے کسی سچے مسلمان کو انکار نہیں۔ اسپر دلائل دینا تحصیل حاصل ہے۔ اگر ایڈیٹر صاحب المنیر منکر ہیں۔ تو یہ ان کا قصور علم ہے۔

ایڈیٹر المنیر کو چیلنج

منشی غلام حسین صاحب۔ ایڈیٹر المنیر جھنگ! اگر آپ بھی ایسے باطل عقیدہ پر جمے رہیں کہ "الہام صرف انبیاءؑ کو ہوتا ہے۔" تو بدلائل شرعی قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔ کہ امت محمدیہ میں سے کسی امتی کو الہام نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ پیغمبروں اور نبیوں کا خاصہ ہے تو ہم بعد ثبوت دعوے

مبلغ پچاس روپیہ

انعام بطور حق المحنت آپ کو دیں گے۔ اور اس کے فیصلہ کے لئے تمام اجازت ہے۔ کہ جس مولوی یا صوفی یا عالم کو چاہیں وہ منصف مقرر کر لیں یعنی ایسے مولوی کو بھی ثالث بنانے کی اجازت ہے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مخالف ہو مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری یا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ یا سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری یا مولوی عبدالحق صاحب مؤلف تفسیر حقانی

دہلوی۔ یا پیر مہر علی شاہ گولڑوی یا احمد رضا خان بریلوی یا علمائے دیوبند وغیرہ اگر ان مین سے ایک بھی یہ فیصلہ دے۔ کہ از روئے قرآن و حدیث بجز انبیاء کے کسی متبع نبی کو جو امتی ہو۔ الہام نہین ہوسکتا۔ تو آپ کو پچاس روپیہ انعام فوراً دیدئیے جائینگے۔ اور یاد رہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ الہام اس سے بالاتر ہے جس کے متعلق ہم آئندہ انشاء اللہ آپ کو جواب آپ کے استفسارات مندرجہ مضمون ہذا کے بتائینگے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام باوجود امتی ہونے کے بھی نبی اور رسول ہین۔ اور ان کی رسالت بعض انبیاء بنی اسرائیل کی رسالت سے بھی افضل و اتم ہے۔ اور آپ بالاولیٰ مستحق الہام و وحی ہین۔ فانتظروا!

صاحب وحی قرآن

سکرٹری خفیہ انجمن مجاہدین حویلی کلو خواص کا جواب طویل الحق کے استفسار متعلق پیشگوئی احمد کا ہمارے پاس پہنچ گیا ہے۔ علاوہ ازین اور جواب بھی آرہے ہین سب کے جمع ہوجانے پر انشاء اللہ اخبار مین شایع کر دیئے جائینگے۔

البتہ سکرٹری موصوف کی ایک غلط فہمی کا جواب اس جگہ لکھدینا ہم ضروری جانتے ہین جو آپ نے جواب لاجواب کی آخر مین خوش فہمی اور نادانی سے لکھا ہے۔ کہ "سائل اپنا نام ظاہر کرنے سے کیون ڈرتا ہے مخفی رہنا مردون کی شان سے بعید ہے" سکرٹری صاحب کو آجتک یہ بھی خبر نہین کہ سوال اور استفسار مین کیا فرق ہے۔ جو آپ نے مستفسر کو سائل سمجھ لیا۔ دوم آپ کو اتنا بھی علم نہیں۔ کہ اخبار مین جتنے مضمون علاوہ مراسلات و منقولات کے ہوتے ہین۔ وہ تمام ایڈیٹر کے ہوتے ہین۔ اور ان پہ نام لکھنے کی ضرورت نہین۔ جو مضامین غیر کے ہوتے ہین۔ ان پر نیچے یا اوپر نام ہوتا ہے جس پر نام نہین ہوتا وہ ایڈیٹر کے ہوتے ہین۔ لہٰذا نام لکھنے کی درخواست آپ کی کم فہمی اور ناواقفی پر مبنی ہے۔ نیز آپ نے اپنا لمبا چوڑا نام آخر جواب مین جو لکھا ہے۔ اس مین ابو یحییٰ فقیر لکھکر آگے اپنا نام ذاتی لکھنے کے بعد واعظ ناظم صاحب وحی قرآن کے الفاظ بھی بڑھائے ہین۔ جن پر ہم آئندہ انشاء اللہ کسی موقعہ پر بحث کرینگے۔ آج صرف صاحب وحی قرآن کا مطلب اور معنے دریافت کرتے ہین۔ کہ اصل مرکب جملہ کے کیا معنے ہین۔؟ کیونکہ صاحب وحی قرآن تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جن پر قرآن نازل ہوا تھا۔ باقی تمام امت مین سے کوئی شخص اپنے آپ کو صاحب وحی قرآن کہنے کا کسی آیت قرانی سے مجاز نہین ہان بواسطہ رسول تبعاً تمام امت اپنے تئین اہل کتاب یا اہل ذکر کہہ سکتی ہے۔ جیسا کہ آیات ذیل کا منشاء ہے۔ لقد انزلنا الیکم کتاباً فیہ ذکرکم (سورۃ انبیاء) اور وانہ لذکر لک ولقومک۔ (الزخرف) لیکن صاحب وحی قرآن کہلانیکا کوئی شخص اسوقت تک مستحق نہین جب تک کہ قرآن کی وحی براہ راست دوبارہ اس پر بذریعہ ملائکہ نازل نہ ہووے۔ اگر آپ مین کوئی خصوصیت ہے جسکی بنا پر اپنے منہ سے بیان میٹھو آپ بن سکتے ہین۔ تو اس سے مطلع فرمائین تاکہ غور کیا جائے۔؟

علامات شناخت مہدی منتظر

نمبر ۳

مہدی کی شناخت کی جو علامتین کتب روایات مین آئی ہین وہ اگرچہ ظاہر پر ہی محمول ہون تو ایک بھی قابل تسلیم نکلنی مشکل ہے۔ ایسے ایسے عجائب نشان اون مین مہدی کے شناخت پر دئے گئے ہین جو نہایت ہی قابل مضحکہ ہین۔ مگر منتظرین مہدی ہین کہ ان علامات پہ اٹے جاتے ہین۔ ہم نمونۃً چند علامات شناخت یہان بیان کرتے ہین ناظرین انکو ملاحظہ فرمادین۔ اور خیر راویون کو نہین مگر منتظرین مہدی کو ذرا شرما دین کہ اسلام کے عقائد ایسے ہی خلاف عقل ہوا کرتے ہین۔ سنئے۔ اہل حدیث اور دیگر ایسے ہی مخبوط الحواس عوام و خواص نام کے مسلمان بر وے روایات کتب مانتے ہین کہ مہدی جب ظاہر ہونگے تو (۱) انکے سر پر بادل سایہ کریگا۔ اور اس بادل مین سے ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ ہذا المہدی خلیفۃ اللہ فاتبعوہ اور ایک ہاتھ بھی اوس بادل مین سے نکلے گا۔ جو مہدی کی طرف اشارہ کریگا کہ ان سب سے بیعت کرو۔ (۲) آسمان سے ایک پکارنیوالا پکاریگا۔ کہ اے لوگون اللہ نے تم سے ظالمون اور منافقون کو دور کیا بہتر ین امت محمدیہ کو تمہارا والی بنایا تم مکہ جاکر اس سے ملو جس کا نام احمد بن عبداللہ ہے وہ مہدی ہے (۳) آسمان سے ایک عام ندا ہوگی کہ یہ مہدی ہے۔ اس آواز کو سارے زمین والے سنینگے اور ہر زبان والا اپنی اپنی زبان مین اسکو سمجھیگا۔ (۴) ماہ رمضان مین جمعہ کی شب کو آسمان سے ندا ہوگی۔ الا ان الحق فی آل محمد یہ ندا جبرئیل کی ہوگی۔ زمین سے ندا ہوگی الا ان الحق فی آل عیسیٰ و آل عباس اور یہ ندا شیطان کی ہوگی جو یہ بھی منادی کریگا کہ فلان مظلوم شخص قتل ہوگیا (۵) ماہ رمضان مین پہلی رات چاند گہن اور نصف رمضان مین سورج گہن ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ

ناظرین! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کسقدر اہتمام منجانب خداوند تعالیٰ جل جلالہ الاکرام

آخری زمانہ کے اسی امام کے واسطے ہوگا۔ ایسا اہتمام آسمان سے ہم نے
کیا۔ ہذا خلیفة الله اسمہ احمد فاتبعوہ یعنے یہ مہدی الله کا خلیفہ ہے لوگو اسکی
اتباع کرو کہا جائیگا پھر اسی پر بس نہیں بادل کا ہر وقت گرما و سرما میں اسکے
سر پر سایہ رہیگا۔ اور اس بادل میں سے ایک آسمانی ہاتھ نکل کر لوگوں کو
بتایا جائیگا۔ کہ یہ مہدی ہے۔ اور کتنی آسانی ہوگی۔ کہ آسمانی ندا اس
ترکیب سے لوگوں کو پہونچیگی جس کو ہر شخص ہر ملک کا سن لے اور ہر زبان
والا سمجھ لے۔ انگریزی والا انگریزی میں عربی والا عربی میں اردو میں فارسی
میں فرانسیسی میں چینی میں جاپانی میں غرضیکہ وہ ایک ندا ہر ایک زبان میں
قابل فہم ہوگی۔ جبرئیل آسمان سے یہ آواز دینگے کہ کسی جنگ کے موقعہ پر کہ
حق آل محمد یعنے مہدی کے ساتھ ہے۔ مگر بدبخت شیطان دشمن انسان یہ
کہیگا کہ حق عیسائیوں کے ساتھ ہے پھر کسی ظالم کے بدست مہدی قتل ہونے
پر شیطان کہیگا کہ مظلوم کو قتل کر دیا۔ مگر جبرئیل اسکی بھی تردید کر دینگے۔ اور یہ واقعہ
اور ندا منادی جمعہ کی شب کو ہوگا۔ اب ہر شخص غور کر سکتا ہے۔ کہ جب
ایسی کھلی کھلی نشانیاں برائے تصدیق مہدی موجود ہونگی۔ تو ایسا کون شخص ہے
جو آسمانی دست درازی اور زباندرازی کو دیکھکر بھی مہدی کو نہ مانیگا۔ یہ تو وہ
نشان ہیں جو آدم سے لیکر فخر المرسلین صلی الله علیہ وسلم تک نہ کسی نبی کے لئے
نہ کسی ولی کے لئے ظاہر ہوئے۔ حالانکہ ایسے آسمانی ہاتھ اور آسمانی آوازیں
آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کے لئے ہوتیں تو مضائقہ نہ تھا۔ کیونکہ قیامت تک کے لئے
مدار نجات آپ کی ذات بابرکات پر ایمان لانا قرار پا چکا تھا۔ ایسے وجود باوجود کے
لئے اگر یہ کھلی کھلی علامات ظاہر کر دیجاتیں تو مخلوق خدا آپ کی تکذیب سے مورد
لعنت و کندۂ جہنم ہی کیوں بنتی۔ تعجب ہے کہ شہنشاہ کی طرف سے وائسرائے
کے لئے تو وہ علامات بتلائیں جاویں جنکی تحقیق و تفصیل میں بڑے بڑے عالم
و فاضل ٹھوکر کھا جاویں عوام الناس تو کس شمار و قطار میں مگر ایک چپراسی کے
لئے ایسے نشان مقرر کئے جائیں جنکو دیکھکر زن و مرد بالغ و ذی شعور بدمعاش و مہذب
کا انسان خواہ کوئی بھی ہو انکار ہی نہ کر سکے۔

اے حضرات منتظرین مہدی! آپ اس ترجیح بلا مرجح کی کوئی معقول
وجہ بتا سکتے ہیں کہ جس شخص کا درجہ رسالت و نبوت کا نہیں۔ جو شخص
ایک اُمتی ہے۔ جس کے پاس جبرئیل وحی لیکر نہ آئیگا۔ جس پر الہام
الٰہی کا دروازہ بھی کھلا نہ ہوگا۔ جس سے قتل دجال کا کام بھی سر انجام نہ پائیگا
اوسکے لئے تو آسمان سے صداؤں کا بلند ہونا اور بادلوں میں سے ہاتھ کا برآمد
ہو کر لوگوں کو اس کی رہنمائی کرنا وغیرہ وغیرہ نشانات موجود ہوں جس سے بعد
مشاہدہ انکار ناممکن ہے مگر اس رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے لئے جس کا یہ

ادنے پاکر اور امتی ہے۔ ان علامات کی ضرورت نہ ہو اور پھر یہ بھی تو دیکھو مہدی
کے انکار سے تو تمہارے عقیدہ میں کوئی مسلمان کافر نہیں ہو جائیگا۔ مگر آنحضرت
صلی الله علیہ وسلم کا انکار نہ صرف کفر ہی ہے بلکہ تمام جرائم سے بڑھکر جرم ہے جسکی
سزا جہنم ہوگی۔ ایسے شخص کے لئے ان علامات شناخت کی حاجت کیا پڑی تھی؟
اور ساتھ ہی یہ بھی حل کر دو کہ اہل حدیث کا مجدد مولوی صدیق حسن بھوپالی تو علماء
مقلدین کو اور علماء متقدمین کے مجدد حضرت شیخ سرہندی رحمة الله علیہ علماء
ظواہر یعنے غیر مقلدین کو مہدی کا دشمن بتا کر فرماتے ہیں کہ یہ علماء انکی تکفیر و
تکذیب کر کے قتل تک کے منصوبے کرینگے۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ
جن علامات کے ذریعہ وہ شناخت کیا جاتا ہے اور وہ پہلے بتائی جا چکی
ہیں اور تم ان کو قبل از ظہور ہی ظاہر شدہ سے بھی بڑھکر مانے ہوئے ہو۔ پھر
تم پر ہی کیا خدا کی مار پڑ جائیگی۔ کہ باوجود ان کھلی نشانیوں کے دیکھنے کے بھی
تم اپنی تیرہ بختی سے اوس کے دشمن ہی ہو گے۔ اہل حدیث کا فاضل ایڈیٹر اور اس
کا کوئی ہم بخت اگر زندہ ہے تو ذرا ان استفسارات پر قلم فرسائی کر کے کوئی علمی اور
معقول بحث کر کے دکھلا دے۔ یا گھر میں بیٹھکر آمد مہدی کے وعظ کرنے آتے ہیں
آئندہ نمبر میں ہم تمہارے دجال معہود پر انشاء الله کچھ لکھینگے۔ فانتظروا

سکرٹری خفیہ انجمن مجاہدین

جرأت کر کے عقائد مندرجہ ذیل کا اظہار کر سکتے ہیں اور پبلک کو بتا سکتے ہیں

کہ آپکا عقیدہ امورات ذیل کے متعلق کیا ہے (۱) آپ کسی موعود کے منتظر ہیں یا نہیں؟
(۲) وہ موعود مہدی ہے یا کوئی اور (۳) اور مسیح رسول اسرائیلی کی حیات الدین کے
قائل ہیں یا وفات کے (۴) اگر حیات کے قائل ہیں تو وہ زمین پر کسی جگہ زندہ ہیں یا
آسمان پر (۵) اس زندہ رکھنے سے کیا فائدہ ہے جبکہ وہ بالکل بیکار معطل ہیں (۶) کیا
اس اسرائیلی رسول علیہ السلام کی دوبارہ رونق افروزی دنیا کے بھی آپ قائل ہیں یا نہیں؟
(۷) اگر اونکے نزول یا ظہور کے معتقد ہیں تو کس حیثیت سے دوبارہ ظہور یا نزول
اونکا مانتے ہیں یعنے بحیثیت عہدی یا ترقی پاکر یا تنزل ہو کر (۸) آپکا دجال بھی اسی نمونہ
کا ہے جس کا حلیہ اہل حدیث وغیرہ پیشکرتے ہیں یا کسی اور وضع کے دجال کا آپکو انتظار ہے۔ یا
کسی دجال کے منتظر نہیں (۹) یاجوج ماجوج سے بھی کچھ آپکو واسطہ ہے یا ویسے ہی آپ انکے
ہیں (۱۰) آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی تمام انبیاء پر کلی فضیلت آپ مانتے ہیں یا ابتک جزوی
فضیلت کے ہی معتقد ہیں۔ یعنے بعض انبیاء کو آپ پر بعض فضیلت ہے اور بعض پر آپکو
بعض فضیلت ہے امید ہے کہ ان امور عشرہ کا جواب بغرض آگاہی پبلک عطا فرما کر مشکوری کا موقعہ بخشینگے
سوئے صرف ہمیں آپکا عقیدہ مخفیہ درباب تحریر اسکے دلائل کی ضرورت نہیں دیکھیں آپ انجمن مجاہدین کے ارکان
جس طرح اسکو بھی مخفی رکھتے ہیں یا بلا خوف و ہراس دلیری کر کے ان عقائد کا اظہار کر دینگے۔

الحق کیلئے قلمی امداد کی ضرورت ہے

معزز ناظرین الحق سے درخواست ہے کہ الحق کو دلچسپ بنانے کیلئے ایسے مضامین عطا فرما دین جو سلسلۂ عالیہ احمدیہ کی تائید یا مخالفین سلسلہ کے اعتراضات کی محققانہ مکمل تردید اور صداقت اسلام اور بانی اسلام علیہ السلام پر زبردست عقلی و نقلی دلائل سے مدلل ہون مخالفین سلسلہ سے تمام اندرونی و بیرونی مخالفین مراد ہین مضامین مختصر ہون مگر جامع۔ کیا الحق کے ناظرین مین بارہ حواری ایسے نہین نکل سکتے جو خاص خاص عنوانون پر ہر ہفتہ ایک مضمون لکھہ بھیجا کرین ہمارے خیال مین تو بہت زیادہ ہین۔ مگر توجہ نہین اگر ۱۲ مخلص یہ عہد کرلین کہ ہر ہفتہ ایک مضمون بھیجدیا کرین گے۔ تو سال بھر تک الحق بہت عمدہ سلسلہ مفیدہ کا دنیا مین پیش کرتا رہیگا۔ آیندہ سال پھر خدا مالک ہے۔ ایسے دوست ایک اطلاعی کارڈ سے مطلع فرما دین۔ کہ وہ اس امداد اور خدمت دین کے لیئے تیار ہین

الحق اور اہل حدیث

کی سرخی سے ہم نے سال رواں کے کسی گزشتہ نمبر مین یہ لکھا تہا۔ کہ ایڈیٹر اہل حدیث نے بلاوجہ معقول اہل حدیث کا تبادلہ جو ۱۹۰۹ء سے الحق کے ساتھہ تہا۔ نومبر ۱۹۱۱ء کے آخر مین بند کرلیا۔ مگر الحق برابر ان کے پاس جاتا رہا۔ جب ہم نے بذریعہ خط دریافت کیا تو اپنے علم و تخیل و دین و دیانت کے مطابق توضیح بیکن فی نفسہ نہایت غلط جواب ایڈیٹر اہلحدیث نے یہ دیا۔ کہ نومبر ۱۱ء سے ایسا ہی مناسب سمجہا گیا ہے۔ کہ تبادلہ الحق کے ساتھہ اہل حدیث کا بند کردیا جاوے۔ احمدی کے ساتھہ اہلحدیث کا تبادلہ موزون ہے لیکن احمدی چونکہ موقت الشیوع نہین ہے اسلیئے فی الحال اس کے ساتھہ بھی تبادلہ نہین ہوگا۔ اور احمدی کو ہم قیمتاً خرید لین گے یہ ہے تمامی معقولیت کا خلاصہ۔ ہم نے اس کا جواب بھیجدیا۔ کہ اہلحدیث کو آپ بذریعہ وی پی ہمارے نام جاری کردین۔ اور احمدی آپ کو مفت دیا جائے گا چنانچہ اس کے مطابق فروری سنہ رواں مین ابتدائی جنوری ۱۲ء سے کل پرچے حسب طلب راقم ہمارے نام بذریعہ وی پی پہنچے جنکو ہم نے وصول کرلیا۔ اور احمدی بلاقیمت ان کو بھیجدیا۔ اب ہمارے پاس اہلحدیث تو بحیثیت خریدار قیمتاً آتا ہے مگر الحق کو ہم نے صرف اس لیئے کہ امرتسری فاضل کو چیلنج مباحثہ دیا تہا اسوقت تک ان کو بہیجا۔ آیندہ ہم الحق کو اہل حدیث کے پاس نہین بھیجین گے۔ اور اس سے ہم پر کوئی اعتراض کرنے کا کسی کو حق نہ ہوگا۔ کیونکہ اہلحدیث سے الحق افضل ہے۔ جبکہ مفضول ہمارے پاس پہنچنے سے اپنے فائدہ کو ملحوظ رکھتا ہے تو افضل کا فاضل کے پاس نہ بھیجا جانا یا ... ضروری ہوا۔ البتہ کسی خاص پرچہ کو اگر ہم چاہین گے تو ایڈیٹر اہل حدیث کے پاس بھیجدین گے ورنہ نہین۔ ناظرین الحق مین سے اگر کوئی چاہے تو الحق کا ایک سال کا چندہ اُنکے لیئے اہلحدیث دیکر امرتسری پر احسان کرے۔ احمدی ہم مفت دیتے ہین۔ الحق مفت نہین دین گے۔

مہاشہ دہرمپال

نے مصمم ارادہ ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ دیانند صاحب کی اصلی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء کے اڈیشن اول کا اردو ترجمہ بہت جلد طبع کرکے پبلک مین پیش کرینگے یہ کام واقعی انہون نے نہایت مفید اور طرفین کے فائدہ کا سوچا ہے۔ مہاشہ جی کو الشر مہاراج نے فطرت ایسی ہی عطا فرمائی ہے۔ کہ آپ اسی کام کو کرتے ہین جسمین زر بدل دست بدست اور کافی ہاتہہ آجاوے۔ بہرحال اس ست ادہہ کو دہرمپال برہنہ کرکے چھوڑے گا۔ جس سے ساجی دوستون کو بیچ پردہ دری دنیا مین اور مخالفین کو کچھہ دن کے واسطے بحث و گفتگو کا سامان اچھا خاصہ ہاتھہ آئیگا۔ مہاشہ جی سے ہم بھی دس جلدین حسب اعلان رعایتی خریدین گے یہ ہماری درخواست ہی سمجہین۔ لہذا جلد تر اس کا پرکاش کرین۔

شبلی نعمانی

نے جو سیرت نبویہ لکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے اس پر اخبار اہل فقہ اختلاف کا ایک بالا ارگن جو اپنا جواب بجز دہرمپال کے اندر کے دوسرا نہین رکھتا حسب ذیل اظہار رائے کرتا ہے۔

علامہ صاحب کی تصانیف قوم مین بکثرت شایع ہین صحیح روایت کی خیالی درایت سے تاویل کرڈالنا یا اس کو غلط محض کہہ کر نامعتبر کردینا یہ آپ کے اساتذہ کا خاص ورثہ اور آپ کی تحقیقات کا خلاصہ اور مایۂ ناز نتیجہ ہوتا ہے جس کے لیئے آپ نے پیارا لفظ تنقیح و تحقیق کا یاد کر رکہا ہے جسکا جلوہ سرسید اور ان کے متبعین سے درجہ بدرجہ اترتا ہوا۔ اب علامہ صاحب مین خاص طور سے آشکارا ہوا ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ اس شخص علامہ نے کچھہ عجیب اونچا دماغ پایا ہے۔ ہر بات مین سخن پرورانا ان کا خاص حصہ ہے۔ اور اپنے قلبی راز کو ایک خاص پیرایہ جو سننے والے کی سمجھہ مین بھی نہ آوے دل مین اُتار دینا انکی جادو بھری تقریر کا ادنی کرشمہ ہے حوصلہ کی بلندی یہ کہ تمام کتب خواہ محدثین کی ہون خواہ محققین مورخین کی سب آپ کی آرۂ تنقید کی تراش خراش کے بغیر کندہ ناتراش ہین۔ بلفظہ

سالانہ رپوٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

برائے ملاحظہ ہی خواہ دوستان وبدخواہ دشمنان

آج ہم اپنے ناظرین کو عموماً اور مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی گذشتہ سال ۱۹۱۱ء کی رپوٹ کا خلاصہ سناتے ہین۔ اور دشمن ان سلسلہ مین سے امرتسری معاند سے پوچھتے ہین کہ اوس کی وہ آرزو جو مرقع تمبر و اکتوبر ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۳ پر درج ہے پوری ہوئی یا وہ خائب خاسر ہوکر نامراد ہوگیا۔ امرتسری اہلحدیث نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر اپنی اسلاف کی طرح کہا تھا کہ "قادیانی مشن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے ×× اور مرزائی خیال عنقریب نسیاً منسیاً ہوکر اوڑ جائیگا" بدخواہ دشمن آنکھین کہولکر دیکھین کہ اس سلسلہ کو خدا تعالےٰ دن بدن بڑہا رہا ہے یا نہین اور یہ تمام ترقی حضور مہدی مسعود و مسیح موعود علیہ السلام کے بعد کی ہے۔ جس سے دشمن کے کلیجہ مین ناسور پڑکر زندگی حرام نہ ہوجائے تو ہمارا ذمہ۔ ہم اس رپوٹ مین ۱۹۰۵ء چہہ سال پیشتر کا مقابلہ ۱۹۱۱ء سے دکہا ئینگے تاکہ روزافزون ترقی کا صحیح اندازہ پوری طرح سے ہوجائے۔

۱۹۰۵ء کی آمدنی سے ۱۹۱۱ء کی آمدنی کا مقابلہ

۱۹۰۵ء کے آخر تک سلسلہ کے کام علیحدہ علیحدہ ہاتہوں مین تھے مگر رسالہ الوصیت کے ساتھ ہی صدر انجمن احمدیہ کا قیام ہوکر سلسلہ کے کل کام ایک جگہ جمع ہوگئے اور حساب باقاعدہ رہنا شروع ہوا چنانچہ ۱۹۰۵ء کی کل آمد مع جملہ مدات کی ۲۰۳۳۰ کے قریب تہی اور آج ۱۹۱۱ء مین ۱۰۳۸۵۶-۱۲-۰ ہے یعنے ۱۹۰۵ء کی آمد جو بیس ہزار کے اندر تہی جو ۱۹۱۱ء مین خدا کے فضل سے ایک لاکہہ سے بہی زیادہ ہوگئی۔ گویا چہہ سال مین چوگنے سے بہی زیادہ ترقی ہے۔

۱۹۰۵ء و ۱۹۱۱ء کی جائداد منقولہ وغیر منقولہ

۱۹۰۵ء کے آخر پر صدر انجمن کی جائداد منقولہ چہہ سو کی اور غیر منقولہ صرف پانچہزار روپے کی تہی اب ۱۹۱۱ء مین بفضل خدا منقولہ ۲۶۰۱۲ کی اور غیر منقولہ بصورت اراضیات سکنی و زرعی بشمول اون اراضیات کے جو بطور ہدیہ انجمن کو ملی ہین۔ ایک لاکہہ بتیس ہزار (۱۳۲۰۰۰) کی ہے یعنے کل جائداد ایک لاکہہ اٹہاون ہزار تیرہ روپے (۱۵۸۰۱۳) کی ہوئی جو چہہ سال مین تیس گنی ترقی ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول

یہ سکول انٹرنس تک ہے۔ اسمین ۱۲ مدرسین ہین جن مین ایک جناب مولوی صدرالدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہین جنکی نیک اور مخلصانہ کوششون سے مدرسہ نے ہر پہلو مین ترقی کی یہان تک کہ بہت سے غیر احمدی مسلمانون کے بچے دور دور سے یہان تعلیم کے لئے آتے ہین۔ آپ دو سال کی رخصت لیکر باجازت گورنمنٹ ہائی سکول قادیان مین تشریف لائے مہال زیر رپوٹ کے آخری حصہ مین بوجہ مزید رخصت نہ مل سکنے کے اور دوسری طرف جو درخواست آپ کی خدمات کے انتقال کے لئے گورنمنٹ کو بھیجی گئی تہی اس کی نامنظوری پر حضرت خلیفۃ المسیح سے استصواب کے بعد اپنی آیندہ ترقی کی خواہشات کو دین کی خدمت پر قربان کرکے محکمہ تعلیم مین اپنا استعفاء داخل کردیا۔ اور اپنی زندگی سلسلہ کیلئے وقف کردی جزاہ اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔ باقی مدرسین مین سے چار سینیر سرٹیفکیٹڈ ہین۔ ایک .S.V. تین بی۔ اے۔ ایک ایف۔ اے پاس بی اے تک تعلیم اور دو انٹرنس پاس ہین علاوہ انکے کلرک اور چپراسی۔ ایک ڈرل ماسٹر سینیر جمناسٹک سرٹیفکیٹڈ ہین۔ جسمانی ورزش کے لئے ایک علیحدہ ماسٹر ہے۔

تعداد طلباء و بورڈران

مدرسہ ہذا مین ۳۱۲ تعداد طلباء ہے جن مین سے ۲۷۲ مسلمان ۲۰ سکہہ اور ۲۰ ہندو ہین ان مین پچاس غیر احمدی مسلمانون کے بچے ہین یہ مدرسہ کی ہردلعزیزی اور نیک شہرت کا ثبوت کافی ہے تعداد بورڈران ۱۵۷ ہے جنمین ۲۲ ضلع گورداسپور کے ۹۸ دیگر اضلاع پنجاب کے ۸ ممالک متحدہ کے ۱۱ صوبہ سرحدی کے ۱۱ بنگال کے رہنے والے ہین۔ گیارہ مساکین۔ اور ۱۶ یتیم بچے اس سکول مین ایسے تعلیم پاتے ہین جنکو انجمن کی طرف سے وظیفہ ملتا ہے۔ اس سال انٹرنس کے امتحان مین ۲۶ طلباء تھے جن مین سے ۱۵ کامیاب ہوئے جو نئی سکولون سے اعلیٰ درجہ پر رہا اسی طرح مڈل و پرائمری کے نتائج بہی اچھے رہے۔ ۱۹۰۵ء کے آخر مین طلباء کی تعداد صرف ۱۳۹ تہی اور بورڈرون کی چالیس جو دگنی سے زیادہ ترقی ہے۔

اخلاقی اور روحانی تعلیم

اس سکول مین علاوہ دنیاوی تعلیم کے دینی تعلیم دیجاتی ہے۔ اور قرآن شریف باترجمہ پڑہایا جاتا ہے۔ ہر جمعرات کو وعظ احادیث کا ہوتا ہے۔ علاوہ اسکے ہر روز بعد عصر حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن شریف مین سب طلباء حاضر ہوتے ہین۔

شاخہائے ہائی سکول

اس کی تین شاخین ہین ایک فیض اللہ چک مین جس مین ۶۵ طلباء اور استاد ورنیکلر مڈل پاس ہے۔ دوسری تلونڈی مین جس مین ۷۰ طلباء۔ دو استاد مین ایک نارمل پاس ہے اور تیسرا گرلز سکول خاص قادیان مین ہے جس مین ۲۰ لڑکیان

تعلیم پاتی ہیں۔ دو معلمہ ہیں ایک دینیات پڑہاتی ہے اور دوسری اردو اور سلائی وغیرہ سکہاتی ہے جو پرائمری پاس ہے سکول اور تینوں ان شاخوں کو گرانٹ یعنی امداد بہی سرکار سے ملتی ہے۔

بورڈنگ ہوس و مسجد ہائی سکول کا ایک بورڈنگ ہوس ہے جو چالیس ہزار روپے سے زیادہ کی لاگت پر اسی سال میں خدا کے فضل سے تیار ہوا ہو اس عمارت کی نظیر بڑے بڑے ہائی سکولوں کے بورڈنگ ہوسون میں ہی کم ملتی ہے۔ اس میں بیرونجات کے طالب علم رہتے ہیں جنکے لیے ہر ایک ضروری چیز مہیا کی جاتی ہے ہر ایک لڑکے کو ایک چارپائی اور کپڑے لٹکانیکی کہونٹیان اور ایک الماری قفل دار دیجاتی ہے۔ اور بورڈران کی حفاظت کیلئے ایک سپرنٹنڈنٹ ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ایک کلرک ایک داروغہ ہے اور پانچ ٹیوٹر ہین جو ان کی جسمانی اور روحانی حالت کے ذمہ دار ہین۔ اور پانچ وقت باقاعدہ لڑکون کو مسجد ہین نماز پڑہانے کے لئے لیجاتے ہین اور بعد عصر باقاعدہ قطار مین ہر ایک ٹیوٹر اپنی اپنی جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح کے درس مین خدا کا پیغام قرآن مجید سننے کے لیے لاتے ہین۔ اور اسکے چار کوارٹر سپرنٹنڈنٹان و ٹیوٹرون کے لیے ہین کہانا پکانے اور کہلانے کے واسطے چار باورچی دو مددگار باورچی چار چپراسی ہین۔ بورڈنگ کو ہی گرانٹ یعنی امداد سرکاری ملتی ہے۔ اسکول و بورڈنگ کے لیے ایک عالیشان جدید مسجد تیار ہو رہی ہے جسکا بہت ساحصہ تیار ہو چکا ہے

مدرسہ دینیات ہائی سکول کے علاوہ ایک دینیات کا مدرسہ ہے جسکا نام مدرسہ احمدیہ ہے۔ جس مین ۶۸ طلبار قرآن و احادیث و دیگر علوم آلیہ جو خادم علوم دین ہین پڑہتے ہین۔ دس طالب علم اپنے خرچ سے اور باقی انجمن و دیگر احباب کی امداد سے تعلیم پاتے ہین۔ اس کا بورڈنگ علیحدہ ہے جس مین پچاس بورڈر ہین۔ امسال ۲۵ طلبار شامل امتحان ہوئے جن مین سے ۲۱ کامیاب نکلے۔ صرف دینیات کی پانچ جماعتیں ہین ہوزدو کی کسر ہے۔ کل سات جماعت تکمیل کے لیے مقرر کی گئی ہین۔ علاوہ مدرسین کے ایک سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس اور ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ایک باورچی۔ ایک نانبائی ایک چپراسی ایک سقا ایک خاکروب ہے اسکے افسر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد سلمہ الرحمٰن ہین۔ طلبار کو اردو مین تقریر و تحریر کی مشق کرائی جاتی ہے۔

شفاخانے عام لوگون کے علاج کے لیے بلا تخصیص مذہب حضرت خلیفۃ المسیح کا شفاخانہ ہے جس مین مفت علاج ہوتا ہے اور حضور مریضون کو ہی ملاحظہ فرماتے ہین۔ دو دیگر شفاخانے ہین ایک مردو نکے اور کے لیے ایک عوام و خواص کے لئے اور ان مین ڈاکٹری علاج ہوتا ہے غربا کو مفت اہل مقدرت کو قیمتاً دوا دیجاتی ہے۔ ایک انچارج اسسٹنٹ سرجن اور ایک پنشنر سب اسسٹنٹ سرجن اور دو تین کمپونڈر ملازم ہین جن کو انجمن سے تنخواہ ملتی ہے۔

اشاعت اسلام اس صیغہ کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ بذریعہ کتب و رسالہ جات کیجاتی ہے۔ بلاد یورپ و امریکہ و جاپان مین بذریعہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی اور ہندوستان مین بذریعہ ریویو آف ریلیجنز اردو و رسالہ تفسیر القرآن علاوہ چار اخبارون (الحکم۔ بدر۔ نور۔ الحق) اور دو رسالون (تشحیذ الاذہان احمدی) کے ہوتی ہے۔ ۳۰۰ رسالے ریویو انگریزی کے ماہوار بلا قیمت انجمن کی طرف سے یورپ۔ امریکہ۔ جاپان مین جاری کئے گئے ہین "اصول اسلام" ایک ٹریکٹ انگریزی مین دو ہزار اور اردو مین پانچہزار چہاپ کر مفت تقسیم کرا گیا جو یورپ مین ہی بہیجا گیا اور مسلم غیر مسلم انگریزون نے اس کو بہت پسند کیا۔ ایک کتاب انگریزی مین ٹیچنگز آف اسلام یعنی اسلام کی تعلیمات ولایت مین پانچہزار چہپوا کر وہان بہی بہت سی تقسیم کی گئی اور تین سو ہندوستان مین مفت بانٹی گئی یہ دو سو صفحہ کی بے نظیر کتاب خوبصورت اعلیٰ چہپائی پر مجلد ہے جسکی قیمت عہ ہے مفت تقسیم کرنے والے۔ انجمن احمدیہ سے خرید کر تقسیم کرین ثواب پائینگے۔

عظیم الشان خدمت جسکی توفیق اسوقت تک نہ کسی انجمن کو نہ کانفرنس کو نہ دار العلوم کو نہ دار العلماء کو حاصل ہوئی وہ ہی منجانب اللہ اسی سلسلہ کے حصہ مین آئی۔ اور وہ یہ ہے کہ قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ نہایت محنت اور قابلیت کے ساتھ نصف سے زیادہ تیار ہو چکا ہے۔ جسکو سلسلہ کے درخشندہ گوہر اخویم جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کر رہے ہین۔ جو انشاء اللہ ۱۳ء مین قریب الختم ہوگا۔ اور خدا نے چاہا تو سب سے پہلے شایع ہوگا۔ خاکسار محمد علی احمد۔

نومسلم غربا مساکین مسافر یتامیٰ اور مہمان وغیرہ و مہمان خانہ امسال زیر ریوٹ قریب تیرہ ہزار روپیہ غربا مساکین یتامیٰ اور نومسلمون پر خرچ ہوا اور ۸۰۵ مہمان بغرض حصول دین و ایمان آئے۔ اللہم زد فزد۔ دو مہمان خانے ہین جس مین مہمانون کی ضروری آسائش کا سب سامان موجود ہے۔ اور دو مہمان نواز تنخواہ دار ہین اور باورچی لنگر خانہ علیحدہ ہین۔

دیگر احمدیہ انجمنین صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ماتحت تمام دیگر اضلاع مین ۱۷۵ لوکل انجمنین ہین جنکی ذریعہ ۳۴۰۲۲ چندہ

کیونکہ ان کے مسیح نے کوئی بیاہ نہین کیا! پس وہ صاحب لاجواب ہوگئے
پھر مین نے پوچھا کہ مسیح کے والد کا کیا نام تھا؟

عیسائی مسیح کا کوئی باپ نہین تھا۔

احمدی متی نے جو یوسف بڑھئی سے لیکر آدم علیہ السلام تک یسوع مسیح کا سلسلہ نسب لکھاہے۔ آن چہ معنی دارد۔

عیسائی یوسف کے ساتھ مریم والدہ مسیح کی منگنی ہو چکی تھی۔

احمدی صرف منگنی سے کوئی کسی کا باپ نہین بن جاتا۔ کیونکہ منگنی کے لئے جماع کی شرط نہین ہے اور جسمانی باپ بننے کے لئے یہ شرط ضروری ہے۔

عیسائی یہ لوگون کا گمان تھا۔ کہ یوسف نجار مسیح کا باپ ہے۔ اسی واسطے متی نے لکھا ہے۔

احمدی اگر متی کو یقین تھا کہ مسیح کا کوئی جسمانی باپ نہین تو یوسف کو مسیح کا باپ بنانیوالون کی تردید کرنی چاہیے تھی۔ نہ کہ تائید مین نسب نامہ ہی لکھ مارتا۔ اسپر ہی مسٹر موصوف لاجواب ہوکر شرمندہ ہو گئے

عیسائی اچھا جبکہ قرآن شریف مصدق انجیل کا ہے تو آپ انجیل کو کیون نہین مانتے۔

احمدی ۔ قرآن شریف مین تو انجیل کیلئے صیغہ واحد آیا ہے۔ لیکن آپکے ہان تو اس وقت ۲۰ کے قریب اناجیل مروجہ ہین۔ ہم کونسی مانین۔ انجیل کے معنی بشارت کے ہین۔ مسیح ناصری نے ایک بشارت دی تھی۔ کہ نبی آخر الزمان پیدا ہوگا۔ قرآن اسکا مصدق ہے۔ اور وہ محمد صلعم صادق بن تھے۔ اس کا نام ہے تصدیق۔ اگر قرآن کو نہ ماجا دے تو انجیل و توریت ہر دو کی تکذیب ہے۔ جو بات انجیل توریت نے فرمائی تھی جب اسکا سچا کرنے والا (محمد صلعم) پیدا ہوگیا۔ تو وہ اس کا مصداق کہلایا۔

عیسائی اگر مرزا صاحب مسیح موعود ہین تو انہون نے مسیح کی طرح کون سے مردے زندہ کئے؟

احمدی مسیح ناصری نے کوئی جسمانی مردہ زندہ نہین کیا۔ ہان موجودہ تحریف شدہ اناجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح ناصری نے صرف بارہ روحانی مردے زندہ کئے تھے۔ جن مین سے قریباً تمام کے تمام مسیح کی زندگی مین ہی مردہ (مرتد) ہو گئے تھے۔ ادہر ہمارے مسیح موعود کو دیکھو جس نے چار لاکھ سے اوپر بفضل خدا مردے زندہ کر دئے۔ اگر واقعی مسیح ناصری نے جسمانی مردے زندہ کئے تھے۔ تو ذرا ایک دو آپ بھی کرکے دکھلا دین۔ کیونکہ مسیح ناصری کہتے ہین۔ ایماندار مجھ جیسے کام کریگا۔ یوحنا ۱۴ باب درس ۱۱۔ پھر لوقا ۱۷ باب درس ۶ مین ہے اگر

خردل کے دانے برابر ایمان ہو تو توت کا درخت جڑ سے اکھڑ کر دریا مین لگ جاتا ہے۔ پھر لکھا ہے۔ جس مین ایک رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو وہ اگر اس پہاڑ کو کہے کہ چل کر سمندر مین گر تو ضرور جاکر گریگا۔ شاید آپ مین تو مین پختہ ایمان ہوگا۔ ذرا ایک اینٹ کو ہی سمندر مین گرا کر دکھلا دو۔ شاید راہ راست پر آ جاو۔ مسٹر مسیح پرست کی اسوقت کی حالت اللہ تعالے ہی جانتا ہے یا حاضرین مجلس جنہون نے دیکھی تھی۔ کاش کہ یہ لوگ (جو) حضرت عیسے علیہ السلام کے پیرو ہوکر عیسائی کہلاتے ہین۔ سچ ہے یہ لوگ تو مشن کا پیسہ مفت مین بٹورنے والے ہین۔ اگر مذہب حق کی جستجو ہو تو تثلیث کو چھوڑ کر حضرت عیسے علیہ السلام کی انجیل (خوشخبری) محمد صلعم کو صادق مانین۔ اور جناب مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود و مہدی معہود مان لیوین جو یون ارشاد فرماتے ہین "کہ بن نہین مسیح بنانا چاہتا ہون نہ مسیح پرست" اور واقعی مسیح بنا بھی دیئے۔ جس کے کان سننے کے ہون سنے اور جسکی آنکھین دیکھنے کی ہون دیکھے۔ صدہا احمدی منہم بفضل خداوندکریم موجود ہین اور روز مرہ دین محمدی کی تجدید مین کوشان وکامیاب ہین۔

غرض صداقت کو پرکھنے اور قبول کرنیکی بہت سی راہین ہین۔ لیکن اگر کوئی باوجود طلوع آفتاب صداقت کسی تاریک کونے مین عمداً منہ اور آنکھین چھپا کر کہے کہ کوئی آفتاب نہین۔ تو ہم اسکی شپرہ چشمی پر افسوس کرتے ہین۔ اور اس کی بصارت کیلئے خداوندکریم سے دعا کرتے رہین۔ والسلام علی من تبع الہدیٰ۔

رحمت اللہ احمدی کہوکہ ککے زئیان

منقولات

دھرمپال دوبارہ مسلمانی روپ مین

دھرمپال نے کئی ہفتون سے اپنے اخبار (اندر) مین جو غدارانہ روش آریہ سماج کی طرف اختیار کی ہے۔ اسے دیکھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ شخص آریہ سماج کا بظاہر دوست مگر درحقیقت اس کا جانی دشمن ہے اور چاہتا ہے کہ آریہ سماج کو آخری سلام کہنے سے پیشتر اسے خوب پیٹ بھر کر گالیان دے لے۔ کیونکہ جو گالیان وہ آریہ سماج کو چھوڑنے کے بعد دیگا۔ ان کی کچھ وقعت نہ ہوگی۔ بعض اصحاب کا خیال ہے کہ کسی زمانہ مین برائے نام مسلمان۔ دیوسماجی اور آریہ رہنے والے دھرمپال کے سامنے اپنی زندگی مزے سے گزارنے کے لئے اب ایک ہی راستہ ہے کہ حضرت مسیح کی بھیڑون مین شامل ہو جائے یعنی کرسٹان بن جائے۔ لیکن سنسار

بڑے زبردست ہوتے ہین - آثار سے پایا جاتا ہے - کہ دہرمپال عنقریب عیسائی نہین بلکہ مسلمان ہوجائیگا - چنانچہ اس شخص نے جسکا ضمیر ربڑ کی طرح گھٹنے بڑھنے مین ذرا بھی دقت محسوس نہین کرتا - اب حضرت محمدؐ کے گیت گانے شروع کردیتے ہین اور حضرت محمدؐ اور سوامی دیانند کا مقابلہ کرکے حضرت محمدؐ کو دیانند سے بدرجہا افضل الانسان قرار دیا ہے - اگر دہرمپال اسی طرح متواتر دو تین ہفتے حضرت محمدؐ کی مدح خوانی کرتا رہا تو یہ بالکل ممکن ہے - کہ مسلمان پبلک کو دوبارہ اسکے واپس لینے مین کوئی اعتراض نہ ہو - دہرمپال نے مسلمان ہونیکے لیے "پٹری تو جاری ہے" اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ اس پٹری پر کب پاؤن رکھتا ہے - یعنی کب علانیہ مسلمان ہوتا ہے

(ہندوستان)

حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور دیانند

دراصل سوامی دیانند کی زندگی کا وہی مقصد تھا - جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر رسول عربی حضرت محمد صاحب کی زندگی کا مقصد تھا - یعنی بنی نوع انسان کے تمام تفرقات کو مٹا کر ان کو ایک عالم گیر اخوت کی لڑی مین پرونا اور توحید کے جھنڈے تلے لانا - اخوت اور توحید حضرت محمدؐ کی زندگی کی چابی تھی - اخوت اور توحید ہی اسلام کے دو جلالی اور جمالی نشان ہین - اگر اخوت اور توحید کو اسلام سے خارج کردیا جائے - تو اسلام مردہ رہ جاتا ہے - اخوت اور توحید ہی رشی دیانند کی زندگی کی چابی تھی - فرق صرف اسقدر ہے کہ اسلام مین اخوت اور توحید اس وقت تک زندہ ہے - لیکن آریہ سماج مین سوامی دیانند کے ساتھ اخوت اور توحید کا خاتمہ ہوگیا...... ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہین کہ اگر دیانند اپنے زمانے کا رشی تھا تو حضرت محمدؐ صاحب اپنے زمانے کے مہرشی تھے - اگر دیانند یوگی تھا تو حضرت محمد صاحب مہایوگی تھے - گو بعض صفات حسنہ مین حضرت محمد صاحب کا مرتبہ رشی دیانند سے بالاتر ہے - لیکن عملیت کے لحاظ سے رشی دیانند کا مرتبہ حضرت محمد صاحب سے بلند ہے - مگر باوجود اُمّی ہونے کے حضرت محمد صاحب نے دنیا مین اخوت اور توحید کا جو عظیم الشان دریا بہا دیا اسکے مقابلہ مین رشی دیانند جیسے عالم باکمال کا اخوت اور توحید کا ہم ابھی تک ایک برساتی جھیڑ سے بڑھ کر ثابت نہین ہوا...... چونکہ ہم آریہ سماج کی کمزوریوں پر نکتہ چینی کرتے ہین - ہماری اتنی سی بات پر کثرت سے آریہ سماجی کپڑوں سے باہر ہو رہے ہین - اور ان کی طرف سے گذشتہ دو ماہ مین ہمارے پاس اسقدر خطوط فحش گالیون اور دھمکیون سے لبریز آئے - اور آرہے ہین - اسقدر خطوط مسلمانون کی طرف سے گذشتہ نو سال مین بھی ہمارے پاس نہین آئے ہونگے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماجیون مین مسلمانون کی نسبت جہادی سپرٹ زیادہ ہے (آفتاب)

ریویوز

ٹیچنگز آف اسلام

یعنی انگریزی ترجمہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے اس عظیم الشان لیکچر کا جو ۱۸۹۶ء کے جلسہ مہوتسو مین چار پانچ ہزار کے مجمع مین پڑھا گیا - اور نہایت ہی دلچسپی اور قبولیت سے پبلک نے سنا - ان لیکچر مین مصنف موصوف نے اسلام کو نہایت ہی احسن پیرایہ مین صرف قرآن کریم سے استنباط کرکے بیان فرمایا ہے اور تمام اعتراضات جو بڑے بڑے مخالفین و معاندین اسلام بڑی تحدی اور زور سے کرتے رہے - یا اب کرتے ہین - نہایت ہی سنجیدگی اور لطافت سے انکے جوابات اصولی طور پر بیان فرمائے ہین - جن سے خواہ کیسا ہی متعصب اور زود رنج مخالف کیون نہ ہو کبیدہ خاطر نہین ہو سکتا - بلکہ سوائے سکوت کے اور کوئی جواب بھی پیش نہین کرسکیگا - اور ایک شریف الطبع اور حق جو مخالف اسلام کو سوائے سر تسلیم خم کرنیکے اور کوئی چارہ نہین ہو سکتا -

بڑی خوبی اور لطافت جو اس مضمون کو خاص فوقیت اور یکتائی دے رہی ہے یہ ہے کہ اول اس مضمون کو الہامی کتاب یعنی قرآن کریم سے بیان کیا گیا ہے - دوم اس مضمون مین باوجود اعتراضون کا جواب دینے اور دوسرے مذہب کے تذکرہ کرنے کے کسی قسم کی اشارۃً یا کنایۃً رد نہین کی گئی - بلکہ صرف اسلام کی اپنی خلاصی اور خوبیان پبلک کے کانون تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے - اور توحید باری تعالے اور رسالت مآب صلعم کی صداقت بیان کی گئی ہے - چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر بھر کی تصنیفات اور التفات کا خلاصہ یہی ایک مضمون تھا جس مین مکمل طور پر اسلام کی صداقت بیان کی گئی ہے - اس لئے پبلک کی عام قبولیت اور پسندیدگی دیکھکر اور تبلیغ اسلام کا بڑا ذریعہ سمجھکر اس کو انگریزی زبان مین ترجمہ کرکے ولایت مین چھپوایا گیا ہے - اور اس کی بہت سی کاپیان ولایت اور دیگر بلاد یورپ اور امریکہ وغیرہ مین مفت تقسیم کی گئی ہین - اور کچھ کاپیان یہان ہی فروخت کے لئے منگوا لیگئی ہین جو صاحب منگوانا چاہین - دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان ضلع گورداسپور سے منگوالین - قیمت بغرض توسیع اشاعت باوجود دو سو صفحہ اور عمدہ ولایتی جلد کے بہت ہی تھوڑی رکھی ہے - یعنی مجلد کی عہر اور بے جلد کی ہر علاوہ محصولڈاک

فضائل شیخین - چار یار کا ڈنکا - آئینہ خلافت - گلبن چار یاری - گلشن صحابہ
چار یار کی دہوم - چمن چار یاری ہر دو حصہ - تذکرۃ الخلفاء ہر دو حصہ

یہ تمام ٹریکٹ منظوم دلچسپ مناقب خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین

ہے مملو ہین نظمین مزیدار اور لطیف ہین ہشیون کے مقابلہ مین لکھنؤ سے یہ شایع ہوئی ہین۔ ان تمام رسالون کی کل قیمت صرف پانچ چھ آنہ ہے جو پتہ ذیل سے طلب کرنے پر ملتے ہین۔

حافظ بشیر الدین دوکان محمد حافظ خان صاحب تاجر کتب چوک لکھنؤ

قومی نظم – مسلمانون کی موجودہ حالت پر منشی غلام مصطفےٰ صاحب ہوسی نے تصنیف کی ہو صرف ۲/ پیلی کے ٹکٹ بھیجنے پر شیخ محمد بخش فضل حسین تاجران کتب لدھانہ سے مل سکتی ہے۔

تمام خبرین

آل انڈیا مسلم لیگ نے اپنے ایک اجلاس مین حسب ذیل رزولیوشن منظور کیا ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے اس خبر کو نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنا ہے۔ کہ روسیون نے مشہد کی ایک مسجد پر گولہ باری کی جس سے کئی زایرین نمازی شہید ہوئے لیگ ادب کے ساتھ گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ انگلستان سے درخواست کرتی ہے کہ وہ مشہد سے روسی فوجون کے ہٹانے کے متعلق کارروائی کرے اور آیندہ مقدس مقامات کی بیحرمتی کو روکے جس سے لازمی طور پر ہز مجسٹی کی کروڑھا مسلمان رعایا کے دلون کو صدمہ پہنچتا ہے۔

۴ر اپریل کو میڈیکل کالج اسٹریٹ کلکتہ مین مسلمانون کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس مین مفصلہ ذیل رزولیوشن بالاتفاق منظور کیا گیا۔

مسلمان ان واقعات پر دلی رنج کا اظہار کرتے ہین کہ بحیرہ قلزم مین اطالیون نے جنگی کارروائی شروع کردی اور روسیون نے مشہد مین جو مسلمانون کا ایک مقدس شہر ہے ایک مسجد کی بیحرمتی کی حالانکہ ہز اکسلنسی وائسرائے نے اپنی ۲۶ مارچ کی تقریر مین مسلمانون کو اطمینان دلایا تھا۔ مسلمان بڑے زور کے ساتھ ان جابرانہ افعال کے خلاف نارافگی کا اظہار کرتے ہین اور ایک مرتبہ پھر ہز مجسٹی کی گورنمنٹ سے اپیل کرتے ہین کہ وہ اپنی کامگر مداخلت سے اس امر کا خیال رکھے کہ مسلمانون کے جذبات زیادہ برانگیختہ نہ ہونے پائین جن مین پہلے ہی بہت تلاطم پیدا ہو رہا ہے۔

کوئلہ کی ہڑتال اب ختم ہوتی نظر آتی ہے ۳۴ ہزار کام پر آچکے ہین جنوری مین ۶۱۰۰۰ رائے دہندگان مین سے صرف ۱۱۵۷۲۱ نے ہڑتال کے مخالف رائے دی تھی اور اب ۴۲۵۰۰۰ مین سے ۲ لاکھ ایک ہزار کام شروع

رنگی رائے دے چکے ہین۔ آسٹریلیا سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی پہلی قسط بھی تحریر فاقہ زدگان کے لئے بھیجی جا چکی ہے۔ ہڑتالی اب تک ۹ کروڑ روپیہ کی رقم بحساب تنخواہ کھو چکے ہین۔ اور ان کی انجمنون کا سرمایہ بقدر دو کروڑ روپیہ کم ہو چکا ہے۔ ریلوے کمپنیون کی آمدنی سال گذشتہ کی پہلی سہ ماہی کی نسبت اس سہ ماہی مین سوا تین کروڑ روپیہ کم رہی۔

طاعون سے ۳۰ مارچ تک کے ہفتہ مین کل ملک مین ۱۲۰۲۸ بیمار اور ۱۰۴۲۹ بہ تفصیل ذیل فوت ہوئے۔

احاطہ بمبئی مین ۶۹ – مدراس ۱۰۸ – بنگال ۵۵۴ – صوبجات متحدہ ۴۲۲۴ – پنجاب ۱۳۲۸۰ – برہما ۴۲ – صوبجات متوسط ۱۹۱ – میسور ۵۴ – حیدرآباد دکن ۸۴۹ – وسط ہند ۱۲۰ – راجپوتانہ ۱۱۰ – کشمیر ۲۸ – شہری تفصیل یہ ہے پٹنہ ۱۳۳ – بمبئی ۱ – الہ آباد ۳۲ – پونہ ۵ – رنگون ۱۰ – کلکتہ ۲۲ – دہلی و مدراس صفر۔

صوبجات متحدہ امریکہ کے ایک صوبہ مین طوفان وسیلاب سے کئی شہر تباہ اور ہزارہا آدمی بے خانمان ہو گئے ہین ایک شہر کے قریب دریا مسوری کا پاٹ ساٹھ میل چوڑا ہو گیا ہے۔

انجمن معاون الاسلام سنبھل

کا دوسرا سالانہ جلسہ جو تاریخ ۵–۶ مئی ۱۹۱۲ء کو منعقد ہونیوالا ہے جس مین ہندوستان کے مشاہیر علمائے کرام تشریف لاکر اپنی مضامین ایمانی سے مسلمانون کو ثمریاب بنائینگے۔ بیرونجات سے جو حضرات تشریف لائین۔ مناسب ہے کہ اپنی تشریف آوری کی اطلاع زیادہ سے زیادہ ۳۰ اپریل ۱۹۱۲ء تک بنام مولوی محمد ولایت حسین صاحب سکرٹری کمیٹی استقبالیہ روانہ فرمائین تاکہ قیام کا انتظام مناسب کیا جاوے۔ جو حضرات مدعو کئے گئے ہیں۔ ان کی قیام و طعام کا انتظام کیا جائیگا۔

خادم المسلمین قاضی مطاحسین جانب سکرٹری انجمن معاون الاسلام سنبھل

ناگہانی موت – لالہ ایشور رام صاحب بی۔ اے ڈسٹرکٹ جج فیروزپور ۱۳ر اپریل کی صبح کو مسٹر ایلیس ڈویژنل جج سے ملنے گئے۔ ملاقات سے فارغ ہوکر وہ باہر نکلنے کو تھے کہ غش کھا کر گر پڑے۔ ... ڈویژنل جج نے ہوش مین لانیکی بہت کوشش کی اور آدمی سول سرجن کو بلانے کے لئے دوڑا دیا مگر آخر الذکر کی سعی بھی بیکار رہی اور لالہ صاحب چند منٹ بعد بحالت غشی ہی فوت ہو گئے۔

مخزن فیض کتب [illegible] دفتر رسالہ [illegible] دہلی [illegible]

براہین احمدیہ اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت افضل الانبیا ختم المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل۔ جو تمام فلاسفرون عالمون سائنس دانون کو ساکت عاجز کر دینے والے ہون ملاحظہ کرنا چاہین۔ اگر آپ زندہ کتاب زندہ مذہب زندہ رسول دیکھنے کے شایق ہون۔ تو آپ اس کتاب کو فوراً خرید کر مطالعہ کرین جس کے جواب دینے کے لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دس ہزار روپیہ مقرر ہے قیمت ہے مجلد للعہ

سرمہ چشم آریہ۔ قانون قدرت کس کو کہتے ہین۔ اس کی مفصل بحث مسکت تمام اعتراضات معجزہ شق القمر کا ثبوت۔ تناسخ و قدامت روح و مادہ کا زبردست عقلی و علمی جواب دینے کیلیے ۵۰۰ روپیہ انعام قیمت فی جلد ۱۲ مجلد ؏

شدہی کی اشدہی آریون کی زبردست اور قابل فخر شدہیون کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ کوئی شدہی دیانندی مت کو سچا سمجھکر نہین ہوئی۔ آریون کی کتابون ہی سے آریون پر ایسا اتمام حجت کیا ہے۔ کہ آجتک اس کا جواب نہین ہوا۔ انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت ۶ر

وید انجیل اور قرآن کا خدا مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ۱ر

کلام الامام آریون کے لیے ایک ناصحانہ نظم قیمت صرف ار

تسلیم دعوت آریہ عیسائی اسلامی توحید کا مقابلہ عرش الٰہی کی فلاسفی۔ فرشتون کا عرش کو اٹھائے رکھنے کی حقیقت قابل دید قیمت ۳ر

اسلام بترک اسلام دہرمپال کا جواب ۴ر

پیغام صلح۔ آریون نے شرائط صلح قیمت ار

کرشن اوتار بجناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ار

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر قیمت ار

کفارہ۔ لاجواب رسالہ رد کفارہ نصاریٰ ہین قیمت ۳ر

تیغ صابریہ بر عقائد آریہ۔ آریون کے عقائد کی تردید۔ قیمت ۱۲ار

چشمہ معرفت۔ آریون کے تمام اعتراضات کی تردید۔ اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت۔ قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلائل سے تصدیق۔ قیمت مجلد ۳ر غیر مجلد ۲ر

رسالہ گوشت خوری آریون کے اعتراضات گوشت خوری کا طبعی و عقلی و نقلی و علمی ثبوت ۲ر

دیانندی لالف پر ریویو۔ ہر ایک تعلیمیافتہ مسلمان مولوی واعظ پیر و جوان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت صرف ۶ر

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے۔ جو جگدیسہا پرشاد آریہ نو مسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید مین انعامی ۹ ہزار روپیہ شایع کی تھی جسکا آجتک جواب نہین ہوا۔ دو جلدون مین قیمت ہر دو مجلد ؏ غیر مجلد ؏

حدوث مادہ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہین بلکہ حادث ہے۔ ساتھ ہی آریون کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہین قیمت ۳ر

سفرنامہ روم و شام و مرتبہ مولانا شبلی نعمانی قیمت فی جلد ؏ مجلد ؏

اصلاح البشر۔ قال اللہ۔ علاج حرص یہ تمام اخلاقی رسالے۔ عالی جناب مولوی نواب صدر الدین

حیدر خان صاحب کی تصنیفات سے ہین جو ہر چھوٹے بڑے مسلمان کو پڑھنے ضروری ہین تینون کی قیمت صرف ۵ر

ذوالفقار علی بر گردن دیوشقی غلام حیدر مرتد آریہ کے رسالے نعرہ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی ۲۰۰ روپیہ قیمت ۲ر

تنبیہ زبان دراز بجواب افشائے راز غلام حیدر مرتد کے ضمیمہ نعرہ حیدری کا ترکی بترکی جواب۔ قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے

ایک مسلمان کا پیغام اس مین مسجد بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورو نانک صاحب کا اسلام اور سکھ قوم کے نام زبردست پیغام قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے

پیدایش عالم اس رسالہ مین دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول و منقول سے توڑ دیا ہے جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے تھے اور آفتاب سے بھی زیادہ روشن دلیلون سے جو آریون کی مسلمہ ہین دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدایش ثابت کر دی ہے قیمت ۳ر

سومنگلا۔ ایک مذہبی دلچسپ اور پر لطف ناول ہر ورق تاریخ قابل دید قیمت ۴ر

لیکچر اشاعت اسلام نواب محسن الملک کا اشاعت اسلام پر مشہور لیکچر ۱ر

دہرم کی کسوٹی یعنی سوامی نکودرشنانند کے ان مختلف سوالات کے جوابات جو مسلمانون سے راولپنڈی مین کیے تھے۔ قابل دید قیمت صرف ار

وید کے ظہور مین فتور مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

دہرمپال کا کچا چٹھا مضمون نام سے ظاہر ہے ار